قادیانیت، نبوتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف خطرناک سازش

مولانا غیاث الدین دھام پوری
(خادم جامعہ عربیہ ہتھورا، باندہ)

قادیانیوں کے بارے میں دنیا کے تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ وہ اپنے اسلام مخالف اور مخصوص خیالات و نظریات کی وجہ سے مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں ہیں، ان کا گہرا ربط یہود اور حکومت اسرائیل سے ہے، درحقیقت قادیانی تحریک یہودیوں ہی کی ایک شاخ ہے، اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ جمانے کے لیے اسلام مخالف طاقتوں کے سہارے پوری دنیا میں قادیانیوں نے اپنی ناپاک تحریک چھیڑ رکھی ہے۔ واضح ہو کہ فتنۂ قادیانیت کوئی نیا فتنہ نہیں ہے، اب اس ناسور کی عمر سوا سو سال سے اوپر ہو چکی ہے، تقسیمِ ملک سے پہلے سے قادیانیوں کا ارتدادی مرکز قادیان (پنجاب انڈیا) رہا ہے اور اسی سرزمین میں منحوس مرزا قادیانی اور اس کے خلفاء کو زمین کھود کر گاڑ رکھا ہے اور موصیین قادیان (یعنی قادیان میں دفن ہونے کی وصیت کرنے والے قادیانی) خواہ وہ کہیں بھی مرا ہو، اس کی لاش کو یہیں لا کر گاڑا جاتا ہے، مگر اس کے لیے موصی ہونا شرط ہے اور ہر قادیانی موصی کے لیے مرکز قادیان سے مقرر کردہ سالانہ چندہ شرط ہے اور تقسیم ملک کے بعد چنیوٹ (پاکستان) کے قریب دریائے چناب کے مغربی کنارے پر مرزائیوں نے اپنا ایک مستقل مرکز ربوہ کے نام سے قائم کیا جواب چناب نگر کے نام سے موسوم ہو چکا ہے، پاکستان میں یہ ان کی ارتدادی اور تخریبی سرگرمیوں کا مرکز ہے، جس میں تعلیم، علاج، ملازمت، رشتہ وغیرہ کے لالچ اور دیگر مختلف ہتھکنڈوں سے مسلمانوں کو مرتد بنایا جاتا ہے، قادیان انڈیا میں بھی اور ربوہ پاکستان میں بھی ان کا ایک مستقل ادارہ ’’نظارت اصلاح وارشاد‘‘ کے نام سے قائم ہے، جس کے تحت مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کی اشاعت وتبلیغ اور مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لیے مبلغ تیار کر کے اندرونِ ملک اور بیرونِ ملک بھیجے جاتے ہیں، ہر زبان میں گمراہ کن لٹریچر چھاپ کر لاکھوں کی تعداد میں مفت تقسیم کیا جاتا ہے، ان دونوں اداروں کا سلانہ بجٹ لاکھوں روپے ہوتا ہے، مگر پاکستان کی مارشل لا حکومت نے ۱۹۷۴ء میں اپنے آرڈی نینس کے ذریعہ جب سے قادیانیوں کے غیر مسلم ہونے کی توثیق کی ہے، تب سے پاکستان میں تو قادیانیت محدود ہو کر رہ گئی ہے، مگر ہندوستان میں تقریباً دس سال سے پھر سے اس کی ارتدادی سرگرمیاں عروج پر ہیں، قادیانی فرقہ وفتنہ تاریخِ اسلامی کا سب سے خطرناک فتنہ ہے۔ کیونکہ قادیانیت ایک مستقل دین اور متوازی امت کی دعوت ہے، یہاں پورا نظام ترتیب دیا گیا ہے، شعائر کے مقابلے میں شعائر، مقدسات کے مقابلہ میں مقدسات، مرکز کے مقابلہ میں مرکز، قبلے

کے مقابلہ میں قبلہ، کتابوں کے مقابے میں کتاب، مسجد کے مقابلے میں مسجد، نبی کے مقابلہ میں نبی، صحابہ کے مقابلہ میں صحابہ، جنت کے مقابلہ میں جنت، ہر چیز کا قادیانی دنیا میں بدل مہیا ہے۔ یہاں تک کہ اسلامی تقویم کے قمری اور ہجری مہینوں کے مقابلہ میں مہینوں کے بھی نئے نام رکھے ہیں، جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ قادیانیت نبوتِ محمدی کے خلاف ایک سازش ہے۔

قادیانیوں کے آر ایس ایس سے تعلقات:

کثیر الاشاعت ہفت روزہ اردو نئی دہلی میں اپنی ۳ تا ۹/ اکتوبر ۲۰۱۱ء کی اشاعت میں قادیانیت کے تعلق سے بعنوان ''قادیانی نئے جال لائے پرانے شکاری'' تحقیقاتی رپورٹ نمایاں طور پر بیان کرتا ہے کہ قادیانیوں کے تعلقات ہندو تنظیم RRS سے ہیں اور RRS کے بعض لیڈر قادیانیوں کے ایجنٹ ہیں اور دہشت گردی کی پُشت پر دونوں کی سانٹھ گانٹھ ہے۔ نیز نئی دنیا کی دوسری اشاعت میں نئی دنیا کے ایڈیٹر شاہد صدیقی نے برسرورق دو مونہے سانپ کی تصویر بنا کر جس میں ایک منھ قادیانیت کا اور دوسرا RSS کا ہے۔ دونوں کے گہرے تعلقات کا خلاصہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

''ہریانہ کے جھجولی میں مسلم راشٹریہ منچ کے سالانہ جلسہ کی صدارت آر ایس ایس کے بڑے لیڈر اندریش کمار کر رہے تھے جس میں مسلمانوں کی قابلِ ذکر تعداد نظر آ رہی تھی، جس میں داڑھی ٹوپی میں ملبوس مولانا قسم کے افراد بھی خاصی تعداد میں شامل تھے، دنیا حیران تھی کہ اجمیر شریف، مکہ مسجد اور سمجھوتہ ایکسپریس میں بم دھماکے کروانے والوں سے اتنے سارے مسلمان ہدایات لے رہے تھے۔ لیکن اب یہ راز پختہ شواہد کے ساتھ ہمارے سامنے موجود ہیں کہ اندریش کمار اور راشٹریہ مسلم منچ کی اصل طاقت مسلمان نہیں بلکہ قادیانی ہیں۔ گزشتہ چند برسوں میں آر ایس ایس اور قادیانیوں کا رشتہ زیادہ گہرا اور پراسرار ہو گیا ہے، سنگھ پریوار نہایت ہی شاطرانہ انداز میں قادیانیوں کو مسلمانوں کے خلاف استعمال کر رہا ہے حتیٰ کہ مسلم راشٹریہ منچ کے پرانے کارکنوں اور عہدیداروں پر نو وارد قادیانیوں کو ترجیح دی جا رہی ہے، یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں کہ قادیانی مسلمانوں کے خلاف کس حد تک جا سکتے ہیں۔ قرآن کریم کی آیات و احادیث کریمہ کی من مانی تاویلات و تشریحات ہو یا قرآن کریم میں کھلی تحریف کو نشانہ بنا کر مسلمانوں سے مطالبہ کرنا کہ پہلے وہ ان آیاتِ جہاد کو قرآن سے نکالیں پھر بات ہوگی۔ آر ایس ایس کی مدد قادیانی علماء اور ان کی کتابیں کرتی آئی ہیں، یہی لوگ RSS کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مواد فراہم کرتے آئے ہیں، قادیانیوں پر RSS کے اعتماد کا ثبوت اس سے بھی ملتا ہے کہ جن ریاستوں میں B.J.P اقتدار میں ہیں وہاں وقف بورڈ اور حج کمیٹیوں میں قادیانیوں کو بٹھایا گیا ہے، مسلم راشٹریہ منچ کا ایک لیڈر کہات ہے کہ اندریش کمار جیسے لوگوں کو قرآن کی آیات کا استعمال کرنے میں قادیانی ہی مدد کرتے ہیں اور وہی ان کو اپنی مرضی کا معنی پہنانے میں مدد کرتے ہیں۔ قادیانیوں اور RSS کا یہ رشتہ بہت پرانا ہے، یہ دونوں جماعتیں انگریزوں کے دور میں بھی ایک ہی مشن پر عمل پیرا تھیں۔ اگر ہماری حکومت اور سیکورٹی ایجنسیوں نے اپنی آنکھیں نہیں کھولیں تو یہ خطرناک گٹھ جوڑ ملک و قوم کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچادے گا لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ RSS اور قادیانیوں کے رشتوں کے تحقیقات کرائے۔''

نئی دہلی میں قادیانیوں کا نام نہاد (قرآن ایگزہی بیشن)

مؤرخہ ۲۳ تا ۲۵ ستمبر ۲۰۱۱ء کو نئی دہلی کے ''کانسٹی ٹیوشن کلب'' کے اسپیکر ہال میں قادیانیوں نے سہ روزہ قرآن کی نمائش کا پروگرام متعین کیا، دراصل یہ قرآن کریم کی نہیں بلکہ یہ قادیانیت کی نمائش کی ایک کڑی تھی، مرزا غلام احمد قادیانی کی خود ساختہ نبوت کا پرچار تھا، کانسٹی ٹیوشن کلب میں (احمدیہ مسلم کمیونٹی انڈیا، نئی دہلی) کے ذریعہ لگائے جانے والے قرآن ایگزہی بیشن کا دعوت نامہ ہفتوں پہلے تقسیم کیا جا رہا تھا، پنجاب کے ایک کانگریسی ممبر آف پارلیمنٹ نئی دہلی کی معرفت کانسٹی ٹیوشن کلب کا اسپیکر ہال بک کرایا گیا تھا، یہ نمائش دراصل بسلسلۂ فروغِ قادیانیت منعقد کی جانی تھی کیونکہ اس نمائش کے شاندار دعوت نامہ میں پورے دوصفحات پر قادیانیت کا مکمل تعارف، قادیانیت کی تاریخ وسن پیدائش درج تھا، قبل ازیں اس فتنہ نے یہ جرأت نہیں کی تھی جو اس نے اس بار کانسٹی ٹیوشن کلب میں نام نہاد نمائش کی آڑ میں کی تھی، نئی دنیا کی رپورٹ کے مطابق قادیانیوں نے قرآن پاک کے ترجمہ میں تحریف کر کے اور اس پر مرزا قادیانی کی پاسپورٹ سائز تصویر چھاپ کر دہلی کی کئی مساجد میں رکھ دیے ہیں۔ افسوس ہمارے قائدین کی یہ پرانی عادت ہے کہ وہ اس وقت تک نہیں جاگتے جب تک ان کو جگایا نہ جائے، اگر اس فتنہ کی ریشہ دوانی پر دہلی میں پہلے ہی توجہ کر لی جاتی تو قادیانی قرآن نمائش کی آڑ میں اپنی کھیل شروع ہی نہیں کر سکتے تھے، لائقِ صد مبارک ہیں جامع مسجد دہلی کے شاہی امام سید احمد بخاری اور رابطہ کمیٹی جامع مسجد کے نمائندے اور اسلامک پیس فاؤنڈیشن کے کارکنان و مسلم پرسنل لا بورڈ کے بعض ارکان جنہوں نے ہزاروں مسلمانوں کے ساتھ کانسٹی ٹیوشن کلب پہنچ کر انتظامیہ سے رابطہ اور پھر دباؤ بنا کر قادیانیوں کی اس ناپاک نمائش کو بند کروایا۔

مرزا قادیانی انگریزوں کا خاص ایجنٹ تھا

درحقیقت مرزا انگریزوں کا خاص ایجنٹ اور زرخرید غلام تھا اور نئی نسل کو گمراہ کرنے کی سازش کا ایک حصہ تھا، پوری اسلامی دنیا میں دھتکارے جانے اور مرتد و زندیق قرار دیے جانے کے باوجود قادیانی پھر بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ آج دنیا کے پردہ پر بنی نوع انسان کے عموماً اور مسلمانوں کے خصوصاً خیر خواہ اور ہمدرد سوائے قادیانیوں کے دوسرا کوئی نہیں، نیز خود کو اپنے اپنے ملکوں کی حکومتوں کا انتہائی وفادار باور کراتے ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کی جسارت کر چکا ہو، وہ اور اس کی ذُرِیّت کیا کچھ نہیں کر سکتی، یہ بات بھی ریکارڈ پر رہنی چاہیے کہ ہمارے اکابرین نے ہمیشہ عدمِ تشدد کو ملحوظ رکھتے ہوئے قادیانیوں کے خلاف پوری قوت سے تحریک چلائی۔

قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات

قادیانی مذہبی نہیں بلکہ خالص سیاسی جماعت ہے اور یہودی کے ٹکڑوں پر پلنے والا استعماری پٹھو ہے، یہودی کبھی خسارے کا سودا نہیں کرتا، اسرائیل نے قادیانیوں کو اپنے نظریاتی ملک میں اپنے اصول و قواعد کے خلاف اپنے مفاد کی خاطر مذہبی آزادی دے رکھی ہے، قادیانیوں اور اسرائیل کے باہمی تعلقات اور روابط کا اندازہ قومی اخبارات میں ۲۲ر فروری کے ''یروشلم پوسٹ'' کے حوالے سے چھپنے والی اس تصویر سے لگایا جا سکتا ہے، جس میں دو قادیانیوں کو اسرائیلی صدر

کے ساتھ نہایت مہذب انداز میں ملاقات کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے، یہ تصویر قادیانیوں کی اسلام دشمنی اور یہودیوں سے دوستی کا منھ بولتا ثبوت ہے، ہندوستان میں بٹالہ کے قریب واقع قادیان اور پاکستان میں چناب نگر (ربوہ) کے بعد ان کا سب سے منظّم مرکز اسرائیل کے شہر ''حیفا'' میں ہے، اس وقت بھی جب کہ اسرائیل میں مسلمانوں کا رہنا دوبھر ہے، قادیانیوں کو اسرائیل میں کام کرنے کی پوری آزادی ہے، فلسطینی عرب مسلمان آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں اور قادیانی اسرائیلی وزیراعظم، صدر وغیرہ سے ملاقاتیں کررہے ہیں۔ اسرائیل کا مسلمانوں پر ظلم وستم اور قادیانیوں پر اتنی عنایات کسی صہیونی منصوبے کا حصہ ہے۔ (Our Foreign Misson) کے اسرائیل میں ''حیفا'' کے مقام پر قادیانی مشن کی تفصیلات مذکور ہیں، اسرائیل سے قادیانیوں کے گٹھ جوڑ کی مصدقہ کہانی خود قادیانیوں کے رسائل وجرائد سے ثابت ہے، ان شرم ناک سرگرمیوں اور استحصالی ہتھکنڈوں کا سلسلہ بہت پرانا اور طویل ہے۔ تاہم ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں تحریک جدید کے مبلغ فلسطین رشید احمد چغتائی اسرائیل سے پاکستان ارسال کردہ ماہ اگست تا اکتوبر ۱۹۴۸ء اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

''فلسطین کے شہر ''صور'' اپنے ''حیفا'' کے احمدی بھائیوں تک پہونچنے کے سلسلہ میں گیا، جہاں فلسطینی پناہ گزینوں میں تبلیغ کی احمدی بھائیوں کی خواہش پر دو روز قیام رہا، تبلیغ کے علاوہ ان کی تربیت کے لیے بھی وقت صرف کیا، یہاں ۲۹ کس کو تبلیغ کی، انہیں کتب بھی مطالعہ کے لیے دی گئیں'' (اخبار الفضل ۱۲/ مارچ ۱۹۴۹ء)

اسرائیلی مشن قادیان کے ماتحت ہے، قادیانی جماعت کی تمام تنظیمین اسی مرکز سے وابستہ ہیں، بہرحال اسرائیل میں قادیانی مشن کی موجودگی اور ان کے اسرائیلی حکومت کے ساتھ سفارتی تعلقات اور روابط کی قلعی تاریخی دستاویزات اور حقائق سے کھل جاتی ہے۔

ہندوستان میں قادیانی فتنہ:

قادیانی فتنہ ہندوستان میں عرصہ سے محوِ خواب تھا، ہندوستان چونکہ قادیانیت کا منشاء ہے اس لیے وہ اس کے منحوس سایہ سے کیسے محروم رہتا، چنانچہ ہندوستان ایک بار پھر اس فتنہ کی آماجگاہ بن گیا، واضح رہے کہ انڈونیشیا کے بعد مسلمانوں کی سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہندوستان ہی ہے، کیرالا، حیدرآباد، مدراس، جنوبی ہند کے مرکزی شہر و مغربی بنگال تو ان کی سرگرمیوں کے میدان پہلے ہی سے تھے، اب کچھ کشمیر کے مرکزی علاقے اور دہلی، ہریانہ، راجستھان، لکھنو، کانپور، امروہہ وغیرہ میں بھی قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں بڑھتی جارہی ہیں اور وہیں سے اپنی ناپاک مساعی میں مشغول ہیں۔ یہ لوگ ناخواندہ، نیم خواندہ اور پسماندہ مسلمانوں کے طبقے کو لالچ اور دھوکہ دے کر خود کو اسلام کا نمائندہ بتلاتے ہیں اور نہایت عیّاری سے ان کے وایمان پر ڈاکہ زنی کرتے ہیں، ہندوستان کے جمہوری مزاج کا فائدہ اٹھا کر یہ فتنہ از سرِ نو پھر ابھر رہا ہے۔ جس کی بیخ کنی کی فی الفور ضرورت ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ حضرات علماء کرام کی توجہ اس طرف نہ ہونے کے برابر ہے اور بعض علماء اور ائمہ مساجد کو تو فتنۂ قادیانیت سے متعلق صحیح معلومات بھی نہیں ہے، اس کے برعکس قادیانی مبلغین کھلے بندوں ہندوستان کے طول وعرض میں اپنی ارتدادی سرگرمیاں پوری قوت کے ساتھ

جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس کے لیے وہ پوری تیاری کر کے آتے ہیں، جس کا ثبوت دہلی میں قادیانیوں کی طرف سے کانسٹی ٹیوشن کلب میں نام نہاد نمائش قرآن ہے، عہدِ حاضر میں قادیانی فتنہ منکرینِ ختمِ نبوّت کا منظّم گروہ ہے جو حکومتِ برطانیہ کے زیرِ سایہ پروان چڑھا، جس کا واحد مقصد اسلام کی بنیادوں کو مسخ کرنا نیز امتِ مسلمہ میں انتشار و تفریق پیدا کرنا اور انگریزوں کے مفادات کے لیے کام کرنا تھا، اس کی تخلیق مسلمانوں کی نظریاتی سرحدوں پر ایک سنگین اور منظّم حملہ ہے اور یہ فتنہ اسلام کے لیے ایک مستقل خطرہ ہے، قادیانی اپنے افکار و عقائد کے اعتبار سے شیاطین و ابلیس سے بڑھ کر ہیں، یہ لوگ جھوٹ کو سچ سے بدلنے میں ماہرِ فن ہیں، ان کی شرارتوں میں توہینِ اسلام کا وہ فاسد خون ہے جس کی بناء پر انہیں ملک و ملت کے لیے سرطان کہا جا سکتا ہے، ہندوستان میں قادیانی جماعت کی جملہ تنظیمیں قادیان سے وابستہ ہیں اور اسی کے زیرِ اہتمام چلتی ہیں، تعجب کی بات ہے کہ ایک اقلیتی گروہ سامراجی اسلام دشمن طاقتوں کی شہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم نبوت کے مقابلہ میں اپنی نئی زرخرید نبوت قائم کرے اور پھر یہ مطالبہ بھی کرے کہ انہیں ان کے عقائد کی تبلیغ و تشہیر کی مکمل اجازت دی جائے، ہمارے بعض نام نہاد دانش ورایک خاص ذہنیت کے تحت انہیں مظلوم قرار دیتے ہیں، انہیں درج ذیل مثال سے سبق حاصل کرنا چاہیے، اس تمثیل سے قادیانیوں کو بخوبی سمجھا جا سکتا ہے، تین قصائی ہیں:

۱۔　سکھ جس کے پاس کوئی بھی مسلمان گوشت خریدنے نہیں جاتا

۲۔　عبداللہ: نام کا مسلمان خنزیر کو ذبح کر کے لٹکائے ہوئے ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ یہ بکرے کا گوشت ہے، اس دھوکہ میں بکرے کا گوشت سمجھ کر بہت سے لوگ خنزیر کا گوشت خرید لیتے ہیں۔

۳۔　حبیب احد: خالص مسلمان۔ نمبر ایک والا مجرم نہیں ہے، نمبر تین والا مجرم نہیں ہے۔ لیکن نمبر۲ قانوناً وشرعاً بدترین مجرم ہے اور قید و سزا کا مستحق ہے، یہی مثال قادیانی گروہ کے دجّالوں کی۔ اگر قادیانی گروہ دوسروں کو دھوکہ دینے کا ارادہ نہیں رکھتی تو وہ اپنے لیے نئے القاب وغیرہ کیوں وضع نہیں کر لیتے، انہیں اس بات کا یقین ہے کہ ان کا نیا مذہب اپنی طاقت اور صلاحیت کے بل بوتے ترقی نہیں کر سکتا اسی لیے انہیں جعل سازی و فریب کاری پر انحصار کرنا پڑ رہا ہے، ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ قادیانیوں کو اپنی شخصیات، مقامات اور معمولات کے لیے نئے خطاب، القاب یا نام وضع کرنے میں کسی دشواری کا سامنا کرنا پڑے گا، آخر کار ہندوؤں، عیسائیوں، سکھوں اور دیگر جماعتوں نے بھی تو اپنے بزرگوں کے لیے القاب و خطاب وضع کر رکھے ہیں، قادیانی فتنہ کو علمی و تحقیقی انداز میں سمجھانے اور اس کے تعاقب و تردید کی مشق کرانے کے لیے مرکزی دفتر ''کل ہند مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت'' دارالعلوم دیوبند میں باقاعدہ انتظام ہے، ہر سال دو فاضلِ دارالعلوم کا داخلہ منظور کر کے سال بھر ان کو ردِ قادیانیت پر مطالعہ کرایا جاتا ہے، مضامین لکھائے جاتے ہیں، مرکزی دفتر میں ردِ قادیانیت کی کتابوں کے ساتھ خود مرزا قادیانی اور اس کے گروہ کی اصل کتابیں موجود ہیں، بہرکیف! اُمّت کے سرکردہ لوگوں پر واجب ہے کہ وہ قادیانیت کا تعاقب کر کے اس کی بیخ کنی کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھیں اور عوام الناس کو ان کی ارتدادی سرگرمیوں سے بچانے کی پوری کوشش کریں۔　(مطبوعہ: ماہنامہ دارالعلوم، دیوبند۔ مارچ، اپریل ۲۰۱۲ء)